Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

گروچرن کوئری ودیگران

بنام

بیبی شمسو نساء

تاریخ فیصلہ: 27 جولائی، 1993

[کے جے چندر ریڈی اور این پی سنگھ، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: دفعہ 100- دعویٰ برائے رہائیِ رہن-آیا وہ پوری جائیداد کے لیے ہو یا اس کے کسی حصے کے لیے ہو-قرار پایا کہ، حقیقت اور قانون کا ایک مخلوط سوال ہے۔

مدعی اپیل گزاروں نے رہائیِ کے لیے دعویٰ دائر کیا جسے ٹرائل کورٹ نے مسترد کر دیا، لیکن پہلی اپیلٹ عدالت نے اسے ڈگری شدہ کر دیا۔ مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے دوسری اپیل دائر کی اور کامیابی کے ساتھ دعوی کیا کہ دعویٰ قابل سماعت نہیں ہے کیونکہ یہ صرف زمین کے رہن کے ایک حصے کے سلسلے میں دائر کیا گیا تھا۔

اس عدالت میں خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل پر، مدعی اپیل گزاروں نے دلیل دی کہ دعویٰ علیہ کی طرف سے اٹھائے گئے مقدمے کو برقرار نہ رکھنے کی عرضی حقیقت کے اس سوال سے متعلق ہے جو عدالت عالیہ کے سامنے دوسری اپیل میں پہلی بار نہیں اٹھایا جا سکتا تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: سوال-آیا چھٹکارے کا دعویٰ ان تمام پلاٹوں کے سلسلے میں تھا جو گروی رکھے گئے تھے یا صرف مدعاعلیہ کی طرف سے اٹھائے گئے اس کے کسی حصے کے سلسلے میں تھا- حقیقت اور قانون کا ایک مخلوط سوال ہے۔ اعتراض کسی ابتدائی مرحلے پر نہیں لیا گیا تھا اور نچلی عدالتیں اس سوال میں نہیں گئیں۔ مقدمہ قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے عدالت کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3403، سال 1993۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلٹ ڈگری نمبر 149، سال 1983 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 8.5.1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس بی سنیل اور وشنو ماتھر (غیر حاضر)۔

مدعاعلیہ کے لیے ادے سنہا اور اے شاران (غیر حاضر)۔

عدالت کا فیصلہ این پی سنگھ، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

مدعی اس عدالت کے سامنے اپیل کنندہ ہیں۔ انہوں نے اپیل گزاروں کے آباؤ اجداد گوپال مہتو کے ذریعے ایک اکرم حسین کے حق میں 28 جولائی 1916 کے ضمانت مچلکہ کے تاوان کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ دعویٰ اس وقت دائر کرنا پڑا جب مدعاعلیہ نے رہن کی رقم قبول کرنے سے انکار کر دیا، جو اسے پیش کی گئی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے مذکورہ دعویٰ خارج کر دیا۔ اپیل گزاروں کی طرف سے اپیل دائر کیے جانے پر، فاضل ماتحت جج کی طرف سے دعویٰ ڈگری شدہ کیا گیا اور مدعاعلیہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے حق میں جمع کی گئی رقم واپس لے، عدالت کی طرف سے مقرر کردہ وقت کے اندر زمین کا خالی قبضہ اپیل گزاروں کو پہنچانا تھا، جس میں ناکام ہونے پر اپیل گزاروں کو عدالت کے عمل کے ذریعے متدعویہ زمین پر قبضہ کرنا تھا۔ مدعاعلیہ/مدعاعلیہ کی جانب سے دائر کی جانے والی دوسری اپیل پر، عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر دعویٰ خارج کر دیا کہ چونکہ چھٹکارے کا دعویٰ صرف پانچ پلاٹوں میں سے ایک کے سلسلے میں دائر کیا گیا تھا، جو مدعاعلیہ کے مفاد میں پیشرو کے حق میں گروی رکھا گیا تھا، اس لیے مذکورہ دعویٰ قابل قبول نہیں تھا۔

عدالت عالیہ کے سامنے مدعاعلیہ کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا کہ مذکورہ رہن دستاویز کے ذریعے پلاٹ نمبر 557، 558، 559، 564 اور 565، جن کا کل رقبہ 74 اعشاریہ ہے، گروی رکھے گئے تھے، لیکن اپیل گزاروں نے دو پلاٹوں یعنی پلاٹ نمبر 565 اور 551 کے سلسلے میں چھٹکارا مانگا تھا؛ دونوں پلاٹوں میں سے پلاٹ نمبر 551 کبھی بھی رہن کا موضوع نہیں تھا اور اس طرح چھٹکارے کا دعویٰ قابل قبول نہیں تھا۔ اپیل گزاروں نے عرضی دعوی کی ایک کاپی اس کے شیڈول کے ساتھ پیش کی ہے اور ان کی جانب سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ تنازعہ کے موضوع کے سلسلے میں حقائق کے بارے میں غلط فہمی کے تحت عدالت عالیہ نے دعویٰ خارج کر دیا ہے۔ ایک شکایت یہ بھی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی گئی کہ یہ سوال کہ آیا چھٹکارے کا دعویٰ ان تمام پلاٹوں کے حوالے سے ہے جو گروی رکھے گئے تھے یا صرف اس کے کچھ حصے کے حوالے سے ہے، حقیقت کا سوال تھا اور اس طرح مقدمے کی عدم دستیابی کے حوالے سے ایسی کوئی درخواست، عدالت عالیہ کے سامنے پہلی بار مدعاعلیہ کی جانب سے نہیں لی جانی چاہیے تھی۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہونے والا قابل وکیل، اپیل کے ریکارڈ سے اس بات کی نشاندہی نہیں کر سکا کہ یہ اعتراض مدعاعلیہ کی جانب سے کسی ابتدائی مرحلے میں لیا گیا تھا اور نچلی عدالتیں اس سوال پر غور کر چکی ہیں۔اس بات متدعویہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ حقیقت اور قانون کا ملا جلا سوال ہے۔ایسی صورت حال میں ہمارے پاس عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے اور کیس کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس بھیجنے کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا ہے۔اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔چونکہ دعویٰ سال 1970 میں ہی دائر کیا گیا تھا، عدالت عالیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ اپیل کو جلد از جلد نمٹائے۔

اپیل منظور کی گئی۔